نمبر (۷) ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

امریکہ مین ایک نومسلم اس ہفتہ کی ڈاک ولائت مین ہمارے دوست ڈاکٹر بیکر صاحب کی چٹھی آئی ہے جن کے نام نامی سے اس اخبار کے ناظرین آگاہ ہین صاحب صوف اس خط مین ریویو آف ریلیجنز کے متعلق تحریر فرماتے ہین کہ یہ رسالہ مجھے بہت ہی پسند ہے اور پورے طور پر میری پسندیدگی کے مطابق ہے۔ اس رسالہ مین بخوبی ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذہب عیسویت کے بد اثرون اور مذہب اسلام کے نیک اثرون مین کیا فرق ہے۔ مین اپنا سالانہ چندہ اس چٹھی کے ساتھ ارسال کرتا ہون اور منی آرڈر آپکے نام پر کرتا ہون۔

چٹھی کے اخیر مین صاحب صوف لکھتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون کہ اسلام کے سچے خیالات جیسا کہ ریویو مین ظاہر کئے جاتے ہین وہ تمام دنیا پر پھیل جاوین اور مین دعا کرتا ہون کہ ریویو آف ریلیجنز کو کامیابی حاصل ہو اور آپ کی صحت کے واسطے دعا کرتا ہون۔ اور میری دلی تمنا یہی ہے کہ مذہب اسلام تمام دنیا مین پھیل جاوے

ایران ایک دوست شہر اسواز واقعہ ملک ایران سے تحریر فرماتے ہین۔ زمانہ قدیم مین آسواز بڑی جگہ تھی۔ مین نے ایک دفعہ یہ لکھا دیکھا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم آسواز ہی کے پاس بابل مین پیدا ہوئے تھے۔ اب چونکہ یہ مقام برباد ہو چکا ہے اور لوگ یہان کے جاہل ہین۔ کوئی تاریخ نہین۔ جس سے معلوم ہو۔ ہان قدیم زمانہ کے نشان اور دریا قارون پر بند کا نشان اور پتھر کاٹ کاٹ کر کے پانی کا نکاس یہہ سب نشان اب تک ہین یہان ایک نہر بھی تھی جس سے ملک سرسبز شاداب تھا۔ وہ نہر بہر گئی ہے مگر پل کا نشان ...... جس پر لوگ اس طرف سے اس طرف آتے جاتے ہین۔ اب بھی ہے۔ اس جگہ کے لوگ سب مسلمان شیعہ مذہب ہین۔ نصرانی بغداد اور بصرہ کے سوداگر ہین یہان دریا پار ایک گاؤن ہے وہان کہتے ہین کہ صابی قوم رہتی ہے۔ یہود یہان کوئی نہین۔ مجھے پتہ ملا ہے کہ سنی مسلمان بھی یہان ہین۔ مگر پوشیدہ طور سے ہین۔ صابی قوم کے چند آدمی میرے پاس علاج کیواسطے بھی آتے تھے۔ عربی بولتے تھے۔ مجھے اس قدر عربی نہین آتی ہے جو ان سے پوری بات چیت کر سکون۔ یہان کے شیعہ مذہب کے لوگ بڑے جاہل ہین۔ بڑی بڑی لمبی اور جھوٹی روائتین حضرت علی حسن اور حسین کی بیان کرتے ہین۔ اور ہزارہا مخلوق کربلا نجف وغیرہ مین زیارت کو جاتے ہین اور حاجی کہلاتے ہین۔ اصلی حج کو بہت کم جانتے ہین۔ ان کا حج نجف ہے یا کربلا ہے۔ خدا ان پر رحم کرے۔ حضرت اقدس کے صحیح حالات کوئی نہین جانتا۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ مرزا قادیانی نے بڑے بڑے دعوے کئے ہین مگر تحقیق کا ان لوگون مین مادہ نہین ہے سوا اگر لوگ اکثر جاہل ہین بعض لکھے پڑھے جاہلون سے بھی بدتر عقیدہ رکھتے ہین۔ ایک دو کتابین حضرت اقدس کی جو ہمراہ لایا ہون۔ ایک دو آدمیون نے دیکھی ہین۔ مگر بے پرواہی سے پھر کتابین گم کر دی ہین۔ واپس نہین دیتے ہین غرض مادہ پرستی اس قدر ہے کہ دین کا خیال ہی ندارد۔ اگر اعتقاد ہے تو وہ جھوٹی لمبی روایتون پر۔ سید کو یہان بڑا فخر ہے۔ ہفتہ مین ایک دو بار مرثیہ خوانی ہر ایک گھر مین ہوتی ہے جس کو بڑا ذریعہ نجات سمجھتے ہین۔ آپ میرے لئے دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ جلد واپس لاوے۔ اور حضرت اقدس کی قدمبوسی حاصل ہو۔ انسان کا دل یہان سیاہ ہو جاتا ہے بجز صحبت بد کے نیک صحبت یہان ہے ہی نہین۔

ریویو

صنعت کشمیر۔ ایشیا کی صنعتون مین سے اس زمانہ مین جاپان اور چین کی صنعت شہرہ پکڑ رہی ہے مگر میرے خیال مین اس شہرت کے اسباب مین سے بڑا سبب ان ممالک کی صنعتون کی خوبصورتی اور پائیداری اس قدر نہین ہے جسقدر کہ ان کا طریقہ اشتہار۔ اور غیر ممالک مین اپنی اشیاء کے بھیجنے مین سعی ان کی اس شہرت کا باعث ہو رہی ہے۔ نقاشی کی صنعت اور نازک اور خوبصورت اور پائیدار چیزون کے بنانے مین جس قدر کشمیر کے ملک کی آب ہوا کو قدرتی اسباب مہیا ہین وہ غالباً چین اور جاپان کو نہین۔ اس کے ثبوت مین کشمیری شال اور کشمیری قالین اور کشمیری قلمدان کافی گواہ ہین۔ وادی کشمیر ہندوستان کے ایسے دور افتادہ گوشون مین اور بلند پہاڑون کے درمیان ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ بیرونی دنیا کے ساتھ تعلقات کا کافی ذریعہ اب تک ان کیواسطے بہم نہین پہونچ سکا ورنہ اس سودیشی شور وغل کے زمانہ مین اگر کشمیری دماغ کو ترقی دینے کی کوشش کی جاوے وہ بہت ہی اعلیٰ قابلیت حاصل کر سکتا ہے۔ ایسی ضرورتون کو محسوس کر کے ہمارے ایک دوست نے کشمیری صنعت کو فروغ دینے کے لئے سرینگر مین ایک ایجنسی قائم کی ہے جس کی چند ایک چیزین اونہون نے یہان بغرض ریویو بھیجی ہین جنمین سے نقلی سنگ یشب کے بٹنون کا سٹ قیمتی ۲ر اور سنگ سلیمانی کا بٹنون کا سٹ قیمتی ۵ر ہر دو اگرچہ ساخت مین اس قابل ہین کہ ہنوز اور ترقی کی جائے تاہم بلحاظ قیمت کے اور پختگی کے ولائتی سٹ کے مقابلے مین ارزان اور زیادہ پائیدار ہین۔ ایسا ہی چاندی کے بٹن جن پر نقلی ہیرے کا نگینہ جڑا ہوا ہے۔ خوش نما اور پائیدار اور قیمت صرف عہ ہے۔ ہولڈر پیتل کا جس کے سر پر سنگ فیروزہ لگا ہوا ہے قیمت صرف ۴ر پائیدار اور خوش نما ہے۔ چاندی کا ہولڈر منقش جس کے سر پر نگینہ لگا ہوا ہے بہت خوبصورت ہے اور فینسی سٹیشنری مین شامل کرنے کے قابل ہے۔ کشمیری قلمدان سے تو عام لوگ واقف ہی ہین جسمین ایک دوات بھی ہوتی ہے اس کی قیمت ۵ر اور بچون کیواسطے بہت خوش نما ہے۔ ان چیزون کے علاوہ اس کارخانہ کا بنا ہوا ایک چاندی کا قبلہ نما بھی ہمارے دیکھنے مین آیا ہے۔ جو منقش اور بادام نما نہایت خوبصورت ہے۔ اور گھڑی کی زنجیر کو زیب دینے کے لائق ہے اور اس کی قیمت غالباً عہ ہے یہ سب چیزین اور ان کے سوا کشمیری صنعت کے اور بھی عمدہ عمدہ چیزین غلام محمد صاحب مینجر خادم ایجنسی سرینگر کشمیر سے مل سکتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر
پرچہ
مورخہ ۳۰ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء - ۱ - خدا نے تیرے پہ رحم کیا ہے

۲ - رحمک اللہ - ترجمہ - خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے

۳ - اِنّک انت الاعلےٰ - ترجمہ - بے شک تو ہی بلند ہے

۴ - امید بھاری

۵ - ہر ایک مکان سے خیر و عافیت ہے

۶ - انّ اللہ مع الابرار - ترجمہ - بیشک خدا نیکون کے ساتھہ ہے

۷ - انت من الابرار - تمام دنیا مین سے ایک^۱

ترجمہ - تو نیکون مین سے ہے۔

۸ - اور مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمین معلوم ہوا کہ اوس مین ایک سانپ ہے۔ اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے مین سے نکلکر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے مین قدم رکھا۔ تو اوس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے مین ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر ساتھہ ہی اُس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگا۔ تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اوس کی دو ٹانگین ہین - ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے۔ جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ - مبارک احمد کی والدہ اوس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اوس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا - اور مین اوس کی طرف گیا اور میرے ہاتھہ مین ایک چاقو تہا - مین نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اوس چاقو سے کاٹ دی - بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مولی یا گاجر۔ اور بہت کچھ پانی زہر کا اس سانپ کا چاقو کے ساتھہ آلودہ رہا۔ مین نے اس چاقو کو ایک آگ مین جو قریب ہی سلگ رہی تہی ڈال دیا اور اوس سے بڑی بدبو آئی - مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہونچے۔ مگر کوئی نقصان نہ پہونچا۔ مگر بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا۔ اور پھر ہم تینون اس مکان سے جب باہر آئے۔ تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے۔ جب قریب پہونچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے۔ مین نے دریافت کیا کہ کون کونسا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے۔ اونہون نے جواب دیا کہ یہہ تو معلوم نہین مگر یہہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہین وہ پنجاب کے پل ہین۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا

۹ - العید الاخرتنال منہ فتحاً عظیماً

ترجمہ - ایک اور عید ہے - جس مین تو ایک بڑی فتح پائیگا۔

۱۰ - زندگی بآرام ہوجانا پہلی زندگی سے۔

۱۰ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء

۱ - ذرنی اقتل من آذاک - ان العذاب مربع ممدود

ترجمہ - مجھے چھوڑ - تا مین اوس شخص کو قتل کر دون جو تجھے ایذا دیتا ہے دشمنو ان کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور اردگرد سے گھیرے ہوئے ہین۔

۲ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک - لک رحمۃ

ہمنے تیرا وہ بوجھ اوتار دیا - جس نے تیری کمر توڑ دی تہی - تیرے لئے ایک رحمت ہے۔

۱۲ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء - ۱ - ایک اور خوشخبری

۲ - نثنی علیک - الخیر والبرکۃ -

ترجمہ - ہم تیری ثنا کرتے ہین - خیر اور برکت

۳ - آسمان ٹوٹ پڑا اسمارا^۲ - کچھہ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے (یہہ انسان کا مقولہ ہے گویا انسان حیرت سے کہتا ہے کہ کچھہ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے)

۴ - اولٰئک قوم لا یشقی جلیسہم

ترجمہ - یہہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم نشین خدا کی رحمت سے محروم نہین رہ سکتا۔

---

^۱ فرمایا - یہہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے - توریت مین ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے۔

^۲ فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے اور محاورہ عرب مین آسمان سے مراد بادل بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہین دے سکتے کہ کیا مراد ہے

المفتی

۲۰۳ - سیدزادی سے نکاح - ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں سوال پیش کیا - کہ غیر سید کو سیدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں - فرمایا - اللہ تعالےٰ نے نکاح کیواسطے جو محرمات بیان کئے ہیں ان میں کہیں یہ نہیں لکہا کہ مومن کے واسطے سیدزادی حرام ہے - علاوہ ازیں نکاح کیواسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہیئے اور اس لحاظ سے سیدزادی کا ہونا بشرطیکہ تقویٰ و طہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے -

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ سید کا لفظ اولاد حسین کیواسطے ہمارے ملک میں ہی خاص ہے - ورنہ عرب میں سب بزرگوں کو سید کہتے ہیں - حضرت ابوبکرؓ - حضرت عمرؓ - حضرت عثمانؓ سب سید ہی تھے - اور حضرت علی کی ایک لڑکی حضرت عمر کے گہر میں تہی - اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تہی - اور اوس کی وفات کے بعد پہر دوسری لڑکی بہی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تہی - بس اس عمل سے یہہ مسئلہ بآسانی حل ہو سکتا ہے - جاہلوں کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ اُمتی سیدانی کے ساتہہ نکاح نہ کرے حالانکہ اُمتی میں تو ہر ایک مومن شامل ہے - خواہ وہ سید ہو یا غیر سید -

۲۰۴ - چہلم - ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا - کہ چہلم کرنا جائز ہے یا نہیں - فرمایا - یہہ رسم سنت سے باہر ہے -

۲۰۵ - اخبار کی قیمت - اخبار کی قیمت اگر پیشگی وصول کی جاوے - تو اخبار کے چلانے میں سہولت ہوتی ہے جو لوگ پیشگی قیمت نہیں دیتے اور بعد کے وعدے کرتے ہیں ان میں سے بعض تو صرف وعدوں پر ہی ٹالدیتے ہیں اور بعض کی قیمتوں کی وصولی کے لئے بار بار کی خط وکتابت میں اور ان سے قیمتیں لینے کے واسطے یادداشتوں کے رکھنے میں اس قدر دقت ہوتی ہے کہ اس زائد محنت اور نقصان کو کسی حد تک کم کرنے کیواسطے اور نیز اوس کا معاوضہ وصول کرنے کیواسطے اخبار بدر کی قیمت مابعد کے نرخ میں ایک روپیہ زائد کیا گیا ہے یعنے مابعد دینے والوں سے قیمت اخبار بجائے تین روپیہ کے للعہ روپیہ وصول کئے جاینگے اس پر ایک دوست نے ناٹل پور سے دریافت کیا ہے کہ کیا یہہ صورت سود کی تو نہیں ہے؟ چونکہ یہہ مسئلہ شرعی تہا - اس واسطے مندرجہ بالا وجوہات کے ساتھ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا گیا اس کا جواب جو حضرت نے لکہا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے -

السلام علیکم - میرے نزدیک اس کو سود کو کچہہ تعلق نہیں مالک کا اختیار ہے جو چاہے قیمت طلب کرے خاص کر بعد کی وصولی میں حرج بہی ہوتا ہے - اگر کوئی شخص اخبار لینا چاہتا ہے - تو وہ پہلے ہی دے سکتا ہے یہہ امر خود اس کے اختیار میں ہے - والسلام - مرزا غلام احمد

۲۰۶ - جان کے خوف میں والدین کی فرمانبرداری - مدت سے ایک افغان ایک ایسے علاقہ کا رہنے والا جہاں اپنا عقیدہ و ایمان کے اظہار موجب قتل ہو سکتا ہے اس جگہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کیواسطے آیا ہوا ہے - حال میں اس کے والدین نے اوس کو اپنے وطن میں طلب کیا ہے - اب اوس کو ایک مشکل پیش آئی کہ اگر وطن کو جاوے تو خوف ہے کہ مبادا وہاں کے لوگ اس بات سے اطلاع پاکر کہ یہہ شخص خونی مہدی اور جہاد کا منکر ہے قتل کے درپے ہوں - اور اگر نہ جاوے تو والدین کی نافرمانی ہوتی ہے - پس اوس نے حضرت سے پوچہا کہ ایسی حالت میں کیا کروں حضرت نے جواب میں فرمایا -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چونکہ در قرآن شریف در آن امور کہ مخالف شریعت نہ باشند - حکم اطاعت والدین است - لہذا بہتر است کہ این قدر اطاعت کنند کہ ہمراہ شان روند و آن جا چو محسوس شود کہ اندیشہ قتل یا حبس است - بلا توقف باز بیایند - چراکہ خود را در معرض ہلاک انداختن جائز نیست - ہم چنین مخالفت والدین ہم جائز نیست - پس درین صورت ہر دو حکم قرآن شریف بجا آوردہ مے شود - والسلام

مرزا غلام احمد

دعا مدد

محمد علی اشرف سابق طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام اور شیخ عبدالرحمان - مظفر احمد وغیرہ و دیگر طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام انٹرنس کے امتحان میں اس سال جانے والے ہیں اور خریداران بدر سے درخواست کرتے ہیں کہ اون کے حق میں نیک دعا کی جاوے -

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی المستشار من جناب مولوی محمد اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی

خدا سے ہے لازم ہر اک وقت ڈرنا
کہ اک روز ہے اس جہان سے گزرنا

محمد کا ختم نبوت سے ... کرنا
اور الزام اولٹا ہمیں پر یہ دہرنا

وہاں ہے تو مینار تک اوڑ کے آئے
غضب یہہ کہ مشکل ہے وہاں سے اترنا

میرے سامنے اب ذرا ٹہہریں پانی
قادیان کے منہ جو کرتے ہیں بہرنا

غلام امام زمانہ ہوں دانش
نہیں جانتا دشمنوں سے میں ڈرنا

دیگر

غم دنیا سے اب آزاد ہوں میں
تصور سے کسی کے شاد ہوں میں

غم تیغ زبان غیر کیا ہو
کہ خود بہی خنجر فولاد ہوں میں

مثیل ابن مریم پر فدا ہوں
غم کونین سے آزاد ہوں میں

امام وقت کی فرقت میں دانش
نجیب آباد سے ناشاد ہوں میں

دیگر

عنایت ہو جو رب العالمین کی
تو پروا کیا ہو شیطان لعین کی

تصور میں امام انس و جان کے
خبر مجہہ کو نہیں مطلق کہیں کی

ابہی سب ظلمت عصیان ہو کافور
تو یہہ ہو اگر کچہہ نور دین کی

زیارت دیکہئے کس دن ہو حاصل
تراب احمدی اور فضل دین کی

ہے کافی الفت احسن بہی دانش
نہیں پروا مجہے دنیا و دین کی

بدر ضمیمہ

مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اخرج البزار وغیرہ بسند صحیح عن ابن عباس قال قدم کعب بن الاشرف مکۃ فقالت لہ قریش انت سیدہم الا تری الی ھذا المنصبر المنبتر من قومہ یزعم انہ خیر منا ونحن اھل الحجیج واھل السقایۃ واھل السدانۃ قال انتم خیر منہ فنزلت اِنّ شانئک ھو الابتر۔

واما بقیۃ التفسیر بالآثار عن الصحابۃ والتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن الکوثر القرآن واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن عساکر عن عکرمۃ قال الکوثر ما اعطاہ اللہ من النبوۃ والخیر والقرآن۔

واخرج ابن ابی حاتم والحاکم وابن مردویہ والبیہقی فی سننہ عن علی ابن ابی طالب قال لما نزلت ھذہ السورۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم انا اعطیناک الکوثر۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لجبریل ما ھذہ النحیرۃ التی امرنی بھا ربی قال انہا لیست بنحیرۃ ولکن یامرک اذا تحرمت للصلوۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت واذا رکعت واذا رفعت راسک من الرکوع فانہا صلوتنا وصلوۃ الملائکۃ الذین ہم فی السموت السبع وان لکل شی زینۃ وزینۃ الصلوۃ رفع الیدین عند تکبیرۃ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین من الاستکانۃ التی قال اللہ فما استکانوا لربہم وما یتضرعون۔ واخرج ابن ابی شیبہ والبخاری وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والدار قطنی وابو الشیخ والحاکم وابن مردویہ والبیہقی عن علے ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی قولہ فصل لربک وانحر قال وضع یدہ الیمنی علے وسط ساعدہ الیسری ثم وضعہما علے صدرہ فی الصلوۃ واخرج ابو الشیخ والبیہقی فی سننہ عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ فصل لربک وانحر قال اذا صلیت فرفعت راسک من رکوع فاستو قائماً۔

بزار نے اور دوسرون نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روائت کی ہے کہ کعب بن اشرف ایک دفعہ مکہ میں آیا تو قریش نے اوسے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے کیا تو نہیں دیکھتا اس منصبر منبتر کی طرف وہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم وہ ہین جو لوگون کو حج کراتے ہین اور لوگوں کو پانی پلاتے ہین اور لوگونکی مہمان نوازی کرتے ہیں کعب بن اشرف نے کہا کہ نہین تم اس سے اچھے ہو اس پر یہہ سورۂ شریف نازل ہوئی اِنّ شانئک ہو الابتر الخ

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار سے باقی تفسیر اس طرح سے ہے۔ کہ ابن ابی حاتم نے حسن سے روائت کی ہے۔ کہ کوثر کے معنے ہین قرآن شریف ۔ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے عکرمہ سے روائت کی ہے کہ کوثر اوس کا نام ہے ۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت اور خیر اور قرآن شریف عطا کیا تھا۔

اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہہ روائت کی ہے کہ جب سورۂ کوثر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا کہ اس وحی الٰہی میں نحیرہ سے کیا مراد ہے جس کا حکم خدا تعالےٰ نے مجھے دیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد کوئی قربانی نہین ہے ۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اس مین آپ کو یہہ حکم دیا ہے کہ جب آپ نماز پڑہین اور اللہ اکبر کہین تو اوس وقت اپنے ہاتھ اٹھایا کرین اور جب رکوع کرین اور جب رکوع سے سر اٹھائین ۔ تو اوس وقت بھی ہاتھ اوٹھایا کرین ۔ یہہ ہماری نماز ہے اور یہی ان سب فرشتون کی نماز ہے ۔ جو کہ سات آسمانون میں ہین ۔ اور ہر ایک چیز کے واسطے ایک زینت ہوتی ہے ۔ پس نماز کی زینت یہہ ہے کہ ہر ایک تکبیر کے وقت رفع یدین کی جاوے ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رفع یدین کرنا وہ استکانت ہے ۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آئیت مین ہے کہ فما استکانوا لربہم وما یتضرعون ۔ اور ابن ابی شیبہ سے روائت ہے ۔ اور بخاری اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور دار قطنی اور ابو الشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت علے ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فصل لربک وانحر کے متعلق روایت کی ہے ۔ کہ آپنے اپنا دایان ہاتھ اپنی بائین کلائی کے وسط پر رکھا اور پھر دونون ہاتھون کو نماز مین اپنے سینہ پر رکھا ۔ اور ابو الشیخ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تہا ۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روائت کی ہے ۔ کہ فصل لربک وانحر سے یہہ مراد ہے کہ جب تو نماز پڑہے اور اپنا سر رکوع سے اونچا کرے ۔ تو سیدہا کھڑا ہو جا ۔

واخرج عن ابی الاحوص نحص فرایاتٍ وانحر استقبل القبلۃ بنحرک

واخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابن عباس فصل لربک ونحر الصلوٰۃ المکتوبۃ والذبح یوم الاضحیٰ

واخرج ابن جریر عن قتادۃ صلوٰۃ الاضحیٰ ونحر البدن

اور ابی الاحوص سے روایت ہے کہ فصل لربک وانحر سے یہ مراد ہے کہ اپنی قربانی نے کر قبلہ کی طرف توجہ ہو۔

اور ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فصل لربک وانحر میں صلوٰۃ سے مراد فرض نماز ہے اور قربانی سے مراد عید الاضحیٰ کی قربانی ہے اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ نماز سے مراد عید الاضحیٰ کی نماز ہے اور قربانی سے مراد بھی اس عید کی قربانی ہے۔

اس تفسیر کو مین یہان تک لکھ چکا تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری تفسیر کو اس طرح لفظ بلفظ عربی عبارت مین لکھنا اور پھر اس کا ترجمہ کرنا اخباری طرز کے مناسب حال نہین ہے۔ یہ بات درست ہے اور میرا خیال ہے کہ آیندہ حضرت مولوی صاحب کی تفسیر کو پڑھکر اس سے تمام تفسیر کے لکھنے مین فایدہ حاصل کیا جائے۔ مگر اس تفسیر مین جو خاص لطائف ہین اور مصنف موصوف پر اللہ تعالےٰ نے کھولے ہین اور دیگر تفاسیر مین وہ باتین نہین پائی جاتین۔ اس حصہ کو اصل عربی مین بمعہ ترجمہ کے لکھا جاوے۔ اس مین ناظرین اخبار کی رائے کیا ہے؟ لیکن چونکہ اس سورۃ شریف کا ایک بڑا حصہ اس طرح چھپ چکا ہے۔ اس لئے کم از کم اس کو تو آخر تک انشاء اللہ اسی طرح لکھا جاوے گا اور اس عرصہ مین ناظرین کی رائے سے بھی اطلاع ہو جاوے گی۔

اس کے بعد عربی تفسیر مین صرف و نحو کا وہ حصہ ہے۔ جو عام فہم نہین ہے۔ اس واسطے اس کو چھوڑا جاتا ہے۔ لیکن اس مین سے چند باتین بطور اختصار کے درج کی جاتی ہین۔

آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے عطائے کوثر کے بیان مین اللہ تعالےٰ نے اول حرف تاکید کا فرمایا ہے۔ پھر صیغہ ماضی مین بیان کیا ہے۔ یہ بھی ایک تاکید ہے اور دیگر صرفی نحوی تاکید بھی ان الفاظ مین ہین۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے۔ آپ کے واسطے کوثر کا ملنا ایک امر مقدر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے آپ کو عطا ہوا ہے۔ ایسا لفظ اعطی کا استعمال بھی اسی فضل عظیم کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ صرف دینے کے مفہوم کے واسطے عربی مین لفظ اتی بھی آسکتا تھا۔ ایسا ہی اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے کٓ کے ساتھ خطاب فرمایا ہے کہ ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ اور ایسا نہین فرمایا کہ ہم نے اپنے رسول[1] یا نبی یا عبد کو کوثر عطا کیا ہے۔ اس مین بھی رحمانیت کے خاص فضل اور عطا کا تذکرہ ظاہر ہے۔ ایسا ہی ان شانئک ہو الابتر مین بھی دشمن کے بے نسل ہونے کو بہت سی تاکیدون کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ یہ بات ضرور ہو جانے والی ہے

[1] حاشیہ۔ چکڑالوی لوگ اس پر توجہ کرین

(بقیہ حاشیہ کالم اول) رسول کے لفظ کے معنے تو وہ قرآن شریف کر دیتے ہین۔ تو کیا یہان بھی کٓ مین مخاطب قرآن شریف ہے اور قرآن شریف کو حکم ہوا ہے کہ اے قرآن تو نماز پڑھا کر۔ اور اے قرآن تو قربانی دیا کر۔ غور کرو۔ کہ یہ خطاب خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور آپ کو کوثر عطا کیا گیا ہے۔ اور اس کوثر مین خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور اس کی پاک تفہیم جو آن حضرت کو ہوئی کیا چکڑالوی کو قرآن کی تفہیم ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ ہوئی تھی !!!

(ایڈیٹر)

ترتیب

اس سورۃ کا پہلی سورۃ (الماعون) سے یہ تعلق ہے کہ سورۃ ماعون مین ایسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ مکذب بالدین بخیل۔ تارک صلوٰۃ۔ ریاکار۔ مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون ہے۔ اور اس سورۃ شریف مین ایسے آدمی کا ذکر ہے۔ جو ان بری عادات کے بالمقابل تمام نیک صفات سے متصف ہے۔ وہ مکذب تھا۔ تو یہ اول المومنین اور مصدق ہے۔ خدا کی طرف سے اسے کوثر عطا کیا گیا۔ وہ بخیل اور مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون تھا۔ تو یہ وانحر کے حکم پر چلنے والا ہے۔ وہ تارک صلوٰۃ اور ریاکار تھا تو یہ فصل کی پیروی کرنے والا ہے اور وہ بھی لربک۔ خاص خدا کے واسطے کسی انسان کے واسطے نہین۔ کسی کو دکھانے کے واسطے نہین۔

بدرِ خواتین

اے میری پیاری احمدی بہنوں! میں کس لائق ہون کہ کوئی مفید مضامین لکھہ کر اپنی بہنوں کے آگے پیش کرون اخلاص اور جوش کے سوا ناموری کوئی مقصد نہین اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ بہرحال اپنی بہن کی فرمائش پر چند مخلصانہ عرض ہیں

غم دنیا مخور بیہودہ چند است
عاقبت کار با خداوند است
خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت
کوس رحلت بکوفت و بار نساخت

خدا کرے ہم مین بھی ترقیات دین کا مادہ پیدا ہو۔ ہماری تو ایسی ہی قسمت ہے۔ قسمت کیا ہمارے عمل ہی ایسے ہین کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مستورات کو ہی زیادہ دوزخ مین دیکھا اور دنیا مین ناقص العقل بھی ہمارا ہی خطاب ہے کیون نہ ہو اگر ہمارے مین کوئی متصوفہ ہوتا تو کوئی عورت ہی نبیہ بن کر آتی۔ ترستی ترستی امام کا منہہ دیکھنا نصیب ہوا۔ تو وہ بھی مریم کہلاتی انہین خوشی کا باعث تھا۔ آخر وہ بھی ابن مریم بن گیا۔ یہہ سچ ہے من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ قرآن مین لکھا ہے

۱؎ نوٹ۔ اس فقرہ مین ایک لطیف اشارہ ہے جس کو مین عام فہم کرنے کیواسطے واضح کرتا ہون۔ جیسا کہ ان الہامات سے ظاہر ہے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آج سے کوئی تیس سال پہلے نازل ہوئے تھے اور کتاب براہین احمدیہ مین درج ہین خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کا نام پہلے مریم رکھا تھا اور بعد اسکے پھر الہامات کے ذریعہ سے ظاہر کیا کہ اس مریم مین خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی ہے اور پھر فرمایا روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہوگیا اور اس طرح مریم سے عیسےٰ پیدا ہوکر ابن مریم کہلایا۔ قرآن شریف مین بھی رجل صالحہ کی مثال مریم کے ساتھہ دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا مضمون مین مکرمہ و محترمہ خاتون نے اپنے لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر ایسی فہیم اور عاملہ خواتین اس قسم کے مضامین کا سلسلہ جاری رکھین تو بدر خواتین کا کام نہ صرف عورتون کے واسطے دلچسپ ہوگا بلکہ بہت سے مردون کے واسطے بھی موجب اٹنیٹ بنیگا۔ یہہ سچ ہے کہ

کہ ہم بہت کچھہ کرسکتی ہین۔ مگر ماملی فرائض منصبی ہمارے بال بچون کی پرورش کا دم بدم نہین لینے دیتا۔ دوم ہماری تعلیم کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ مگر علم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ بہت مولوی بننا تو نہین مگر ضروری تعلیم اپنی پیاری لڑکیون کو دینا ضروری ہے کیونکہ جن کی مائین پڑھی ہوتی ہین غالباً اون کی اولاد خوبیون کی طرف عام لوگون سے زیادہ مائل رہتی ہین۔ ہمارے عبدالحی کے ابا کو اکثر مسائل اپنی والدہ کے بتائے ہوئے پنجابی شعرون مین یاد ہین۔

اب ہمین مناسب ہے کہ اپنی پنجگانہ نمازون مین اللہ تعالےٰ سے دعائین کرین۔ الٰہی ہمین اور ہماری اولاد کو علم باعمل کی توفیق دے۔ آمین۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

ص۔ب۔ ایک احمدی خاتون قادیانی

(بقیہ حاشیہ کالم اول) عورتون مین سے کوئی خاتون ہو کر نہین آئی۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے تمام ذرائع یہان تک کہ مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ بیویون کے واسطے کھلا ہے۔ جیسا کہ اوحینا الی ام موسےٰ سے ظاہر ہے (ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ "					
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

۱۔ یہہ اجرت پہلے ہی کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر پیشگی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھہ وصول ہونی چاہیئے۔

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور

نہایت ادب سے گذارش کی جاتی ہے کہ چونکہ قادیان اب وہ نہین رہا جو پہلے تھا۔ اب یہان نہ صرف دور دراز بلاد سے بکثرت امرا و فضلا اور شرفا اور تجار لوگ آمدورفت رکھتے ہین۔ بلکہ یہان پر ہائی سکول و شفا خانہ اور پوسٹ آفس ہونیکی وجہ سے افسران ڈاکخانہ و سررشتہ تعلیم پنجاب بھی دورہ کرتے ہوئے قادیان مین وارد ہوتے ہین۔ بعض سوداگر اور دیگر ذی مقدرت لوگ جو کلکتہ۔ مدراس بمبئی سے دور دراز سفر طے کرکے یہان وارد ہوتے ہین۔ جسقدر انہین بٹالہ سے قادیان تک کچی سڑک پر سے یکہ پر سفر کرنے سے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے اس کا عشر عشیر دوسرے ریل کے سینکڑ ون میل کے سفر مین کوفت اور تکان نہین ہوتی۔ بعض اوقات معزز لوگون کو یکہ ٹوٹنے سے نہایت دردناک جسمانی تکلیف پہنچتی ہے اور اندیشہ ہے کہ کوئی حادثہ بد ہوجاسکے بنابرین التماس ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور (بالقابہ) و دیگر حکام بالادست اس امر پر ضرور توجہ گرامی مبذول فرماکر از بٹالہ تا قادیان پکی سڑک بنوانے کی سعی فرماوین تا دور دراز سے معزز لوگ ضلع گورداسپور کے حسن انتظام کی شہرت و ناموری کا موجب ہون۔ علی الخصوص وہ لوگ جو گورنمنٹ انگلشیہ کی نہایت خیرخواہ اور سودیشی تحریک اور جہاد کے سخت مخالف ہین اور مذہبی عقیدہ کی بنا پر گورنمنٹ ہذا کی اطاعت اور فرمان برداری کو اپنا دینی فرض سمجھتے ہین۔ اون کی آسائش اور عرضداشت پر ضروری توجہ فرمادینگے۔

ماسٹر عبدالرحمٰن جالندھری

ماسٹر صاحب کی درخواست درحقیقت قابل توجہ ہے اُمید ہے کہ مقامی حکام اوس کیطرف کافی توجہ کرینگے آمدورفت یکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے پہلے قادیان مین ایک یکہ بھی نہ ہوتا تھا۔ اب خود قادیان مین چھہ سات یکے اور ایک ٹانگہ موجود ہے اور امید ہے کہ اب یکم اپریل سے ڈاک بھی دو دفعہ آیا کرے گی اور دو دفعہ جایا کریگی۔ گویا چار یکے روزانہ تو سرکاری ہی چلا کرینگے۔ ایڈیٹر

ڈائری

القول الطیب

احمدی جماعت کی خاص توجہ کے قابل

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء کو سیر میں میں نے عرض کیا کہ حضور! لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بار بار پڑھنے اور اس کے ذکر کا بھی ثواب ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ دل میں خدا سے تعلق ہو تو۔ پھر زیادہ تشریح طلب کرنے پر فرمایا۔

اصل بات یہہ ہے کہ میرا مذہب یہہ نہیں کہ زبانی جمع خرچ کیا جاوے ان طریقوں میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ ان تمام اذکار کی اصل روح اس پر عمل کرنا ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام اللہ بآواز بلند کہہ رہے تھے۔ تو حضرت نے فرمایا۔ تمہارا خدا بہرہ نہیں۔ تو مطلب یہہ ہے۔ کہ کلمہ سے مراد ہے توحید کو قائم رکھنا اور اوس کے رسول کی اطاعت اب ثواب اوس میں ہے کہ ہر بات میں اللہ کو مقدم رکھے اور اللہ پر پورا پورا ایمان لائے۔ اوس کی صفات کے خلاف کوئی کلام کوئی کام نہ کرے حتی کہ خیال بھی نہ لائے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ اس سے بھی یہی مراد ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی تیرے احکام کو نہیں بھلاتے۔ دیکھو اوس وقت ہم ان طریقوں کی طرح ذکر نہیں کر رہے۔ مگر حقیقت میں اسی کی عظمت و جلال کا ذکر ہے۔ پس یہی ذکر ہے۔

ازاں بعد میں نے عرض کیا۔ ایک نوجوان احمدی یہہ الہامات سناتا ہے۔ رویا میں خلقت نے مجھے سجدہ کیا بہشت کی سیر کی اور الہام انا النذیر المبین۔ فرمایا یہہ بڑے ابتلاء کا مقام ہے۔ میرا مذہب تو یہہ ہے کہ جب تک درخشان نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جاویں۔ تب تک الہامات کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں بلکہ شیطانی القاء ہے۔ اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہیں۔ اپنے اعمال کی طرف خیال نہیں کرتے۔ یہہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے تعلق اللہ سے کیسا تعلق ہے اور اون الہامات میں پڑ جاتے ہیں۔ اون سے عجب و استکبار پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پھر کسی کی بات پسند نہیں کرتے اور ہر سچی بات کو اپنے اوہام کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں جب مطابق نہیں پاتے۔ تو انکار کرتے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرتے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں ایک قسم کا گند ہوتا ہے اور شیطان مسلط ہونے کے لئے ایک عجیب راہ نکال لیتا ہے۔ استغفار پڑھنا چاہیئے اور بالکل ان باتوں سے کلی طور سے مجتنب رہنا یا درکھیں کہ یہہ بڑے خطرے کا مقام ہے خدا تعالیٰ کسی کے الہام کو نہیں پوچھے گا۔ بیشک یہہ الہام انعام الٰہی سے ہے۔ مگر دیکھو ہوا بنفسہ تو ایک بڑی طیب اور مفرح ذات چیز ہے۔ مگر ایک روڑی پر گزرے تو کثافت پھیلائیگی۔ یہی حال ہے ایسے لوگوں کا۔ میں سمجھتا ہوں۔ مخلوق نے کیا سجدہ کرنا تھا۔ شیطان اور اس کی ذریت نے سجدہ کیا ہوگا کہ ہم تیرے ساتھ ہیں بیشک گمراہی پھیلا

عرض کیا گیا۔ حضور ایسے لوگوں کی نسبت ہم تو اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ وہ آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔ فرمایا یہہ جھوٹ بات ہے اون کے دلوں میں گند پنہاں ہے اون کے جھوٹے الہامات کو شیطانی کہا جاوے۔ تو فوراً ہماری بھی تکذیب کریں آپ نے بہت تاکیدی الفاظ سے پورے جوش میں تقریر فرمائی

(اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب)

المفتی

بقیہ صفحہ ۴

سفیدی میں نیت روزہ۔ ۱۳۳ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی۔ اب میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اوس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔

۱۳۴ **قربانی۔** ایک شخص کی عرضی پیش ہوئی کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈالدی تھی مگر اون لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اوس حصہ سے خارج کر دیا ہے کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دیدوں تو میری قربانی ہو جائیگی۔ فرمایا۔ قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے مسکین فنڈ میں پیسے دینے سے نہیں ہو سکتی اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں ہے۔

غیروں کیساتھ ملکر قربانی ۱۳۵ ایک شخص نے سوال پیش کیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے ساتھ ملکر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈالکر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں تو جائز ہے۔ فرمایا۔ ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کر سکتے ہو۔ اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو تم پر قربانی فرض ہی نہیں وہ غیر جو تمکو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں وہ تو پسند نہیں کرتے کہ تمہاری ساتھ شامل ہوں۔ تو تمہیں کیا ضرورت ہے کہ اون کے ساتھ شامل ہو خدا پر توکل کرو۔

مکان اور تجارتی مال پر زکوۃ ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ مکان خواہ کتنے ہزار روپے کا ہو اوس پر زکوۃ نہیں اگر کرایہ پر چلتا ہو تو آمد پر زکوۃ ہے ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان میں رکھا ہے زکوۃ نہیں حضرت عمر نے ۶ ماہ کے بعد حساب کر لیا کرتے تھے اور روپیہ پر زکوۃ لگائی جاتی تھی۔

گجرانوالہ۔ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء گرو کل گوجرانوالہ کے ناظم نے حضرت کیخدمت میں ایک درخواست بھیجی ہو کہ ماہ مارچ میں ہمارا سالانہ جلسہ ہوگا اور اوس میں شمالی ہندوستان کے ہر مذہب ملت کے لوگوں کو بلایا ہے کہ ایک مذہبی کانفرنس میں شامل ہوں اس پر آپ بھی تشریف لاویں حضرت نے فرمایا کہ اون کو جواب لکھا جاوے۔ کہ چونکہ آپنے وقت صرف نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے جو کہ بہت ہی تھوڑا ہے اسواسطے ہم اس میں شامل نہیں ہو سکتے مذہب ایک اہم امر ہے جبکہ دنیوی ضرورتوں کے لیکچر کئی کئی گھنٹوں میں ختم ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مذہب کی ایسی بے قدری کی جاوے۔ ہاں اگر آپ ہمارے واسطے وقت تین گھنٹہ کم از کم مقرر کریں تو ہم اپنا ایک مضمون لکھ کر اس کے پڑھنے کیواسطے اپنا آدمی بھیج سکتے ہیں۔

ادب رسول ۱۱ فروری ۱۹۰۷ء ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا تھا مگر خواب میں حضرت رسول کریم صلعم نے مجھے منع کیا ہے اس کی کیا تعبیر ہے فرمایا کہ ممکن ہو کہ اس کی تعبیر خواہ کچھ اور ہی ہو لیکن طریق ادب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اسی پر عمل کیا جاوے۔

قبر میں سوال وجواب۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر میں سوال و جواب روح سے ہوتا ہے یا جسم میں وہ روح ڈالا جاتا ہے۔ فرمایا۔ اس پر ایمان لانا چاہیئے کہ قبر میں انسان سے سوال و جواب ہوتا ہے۔ لیکن اوس کی تفصیل اور کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ یہہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے پھر قبر کا لفظ بھی وسیع ہے۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اوس کی حالت بعد الموت میں جہاں خدا اوسکو رکھتا ہے وہی قبر ہے۔ خواہ دریا میں غرق ہو جاوے خواہ جل جائے۔ خواہ زمین پر پڑا رہے۔ دنیا سے انتقال کے بعد انسان قبر میں ہے۔ اور اس سے مطالبات اور مواخذات جو ہوتے ہیں اس کی تفصیل کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے انسان کو چاہیئے کہ اس دن کیواسطے طیاری کرے نہ کہ اوس کی کیفیت معلوم کرنے کے پیچھے پڑے۔

گائے کا فساد

گائے کا فساد بھی بہت پرانا چلا آتا ہے۔ قدیم مصری باشندے بھی گائے کی پرستش کیا کرتے تھے۔ غالباً انہی کی شاگردی مین ہمارے ملک کے ہندون نے بھی گائے کو ماتا بنا کر اس کی پرستش شروع کی۔ سکھون کے راج مین تو گائے کی خاطر مسلمانون پر جو کچھ مصیبتین وارد ہوا کرتی تھین ان کا زمانہ خدا کے فضل سے گذر چکا ہے۔ لیکن برٹش راج مین بھی بعض ہندو گائے کی وجہ سے ملک مین بدامنی پھیلانے کا ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہین اور نادان نہین سمجھتے۔ کہ یہ ایک مذہبی بات ہے۔ کسی شخص کو مناسب نہین۔ کہ اپنے مذہبی عقائد دوسرے سے زبردستی منوائے۔ ہندو لوگ اگر گائے کو پوتر۔ پاک۔ دیوی۔ ماتا۔ اور بیل کو دیوتا اور پتا مانتے ہین۔ تو مسلمانون کو اس سے کچھہ تعرض نہین وہ اس کی پوجا کرین۔ اس کا پیشاب پئین۔ اس کا گوبر کھائین۔ جو جی چاہے سو کرین۔ مسلمان ان کا ہاتھہ نہین پکڑتے۔ ہان تقریر اور تحریر سے سمجھاتے ہین۔ ماننا نہ ماننا ان کا اختیار۔ ایسا ہی مسلمانون کے مذہب مین اس کا ذبح کرنا ضروری ہے اور اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ مذہب اسلام تمام غیر معبودون کی پرستش کو دنیا سے مٹا کر توحید کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ سو جب مسلمان اپنی زرخرید چیز کو اپنے مذہب کے مطابق اور حکومت وقت کے قانون کی اجازت سے استعمال کرتے ہین۔ تو ہندون کا آمادہ بہ شر ہونا بہت نامناسب امر ہے۔ ہمنے مانا کہ ہندون کے نزدیک گائے کا ذبح کرنا سخت گناہ ہے اور گو اس کے مرجانے پر وہ اسے چوہڑے چمارون کے ہی سپرد کرتے ہین اور اس کی کھال کے چمڑے سے جوتیان بنوا کر پہنتے ہین۔ تاہم ہم مان لیتے ہین کہ وہ ان کی ماتا ہے اور اس کا ذبح کرنا اون کے نزدیک بڑا پاپ ہے۔ لیکن یہ پاپ تو وہ لوگ کرتے ہین جن کو پہلے ہی سے ملیچھ اور پاپی قرار دیتے ہین۔ خواہ وہ فرنگی انگریز ہون۔ خواہ ہندوستان کے مسلمان ہون۔ پس ایک شخص جو بہرحال ان کے نزدیک مکتی یافتہ نہین اگر اس کے پاپون مین ایک پاپ اور بھی بڑھ گیا۔ تو اس سے ہندون کا کیا نقصان ہے تعجب ہے کہ ایسے فسادون کے بڑھانے مین بت پرست ہندون سے بھی زیادہ وہ لوگ حصہ لیتے ہین۔ جو اپنے آپ کو بت پرستی کے دشمن اور آریہ کہتے ہین۔ یہہ تو ظاہر ہے کہ نئی آریہ تو ایک پولیٹیکل کمیٹی ہے۔ جس کو مذہبی پاکیزگی سے کچھ تعلق نہین چنانچہ امرتسر کے سنہری مندر سے جب بتون کو نکالا گیا۔ تو ان کے پوجاریون سے بڑھ کر خود آریون نے بتون کی تائید کی لیکن ان کو مناسب نہین کہ ملک کے اندر پولیٹیکل حقوق حاصل کرنے کیواسطے ایسے طریق اختیار کرین جو سراسر بدامنی کے پھیلانے کا موجب ہون اور حکام وقت کو بھی تکلیف مین ڈالین۔ آریون اور ہندون کو چاہئے۔ کہ اگر وہ گورنمنٹ کے سامنے اپنی بہادری کا زور ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ تو اس کے واسطے اور وسائل اختیار کرین۔ خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی معاملات مین دخل نہ دین۔ دہلی مین گائے کا گوشت عام طور پر کھلے بازارون مین فروخت ہوتا ہے اور ہندو صاحبان نے کبھی اس پر کوئی اعتراض نہین کیا بلکہ ان بازارون مین بخوشی چلتے پھرتے اور اپنا کام کاج کرتے ہین۔ یہہ فقط ایک عادت کی بات ہے اور یہی سبب ہے کہ دہلی مین گائے کشی کے سبب سے کبھی فساد نہین ہوتا۔ اگر گورنمنٹ اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اور پنجاب ہندوستان کے دوسرے شہرون مین بھی گائے کے گوشت کی فروخت کے واسطے ایسا ہی عام انتظام کر دے۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ گائے کا فساد ہمیشہ کیواسطے ہندوستان سے اٹھ جاوے اور گورنمنٹ کو اس پہلو سے کوئی خطرہ باقی نہ رہے کہ ممکن ہے۔ کہ بعض شر پسند لوگ ابتدا مین کچھہ چون وچرا کرین مگر جلدی وہ سمجھہ جاوین گے کہ اس سے کچھہ فائدہ نہین۔

ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر حافظ آباد مین

۲۴ر جنوری ۱۹۰۶ع کو بوقت شام

ماسٹر آتما رام جی نے حافظ آباد مین لیکچر دیا اور ویدک دہرم کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے عجیب چالین چلین معلوم نہین۔ آریہ مہاشہ دون کو یہہ کیسی دھت پڑ گئی ہے کہ خواہ مخواہ تمام دینی اور دنیوی امور کمالات کا منبع وید کو ثابت کرنے کے درپے ہو گئے ہین حالانکہ ہر ایک انسان عقل اس بات کو جانتا ہے کہ وید توحید کے نام سے ہی نفور اور اگنی اندر وایو۔ وغیرہ عناصر کی ستائش سے بھرپور ہے اور ویدون کی نسبت محققین فرنگ کی جو رائے مہاتما منشی رام جی نے اخبار ست دہرم پرچارک مین درج کی ہے۔ کہ وید ہندو کے قدیم جاہل گیڈرئیون کے گیت ہین بالکل ٹھیک ہے۔ ویدون سے توحید ڈہونڈنا چڑیا سے دودھ ڈہونڈنا ہے ویدنے جو فیضان آج تک پہونچایا ہے وہ تو یہی ہے کہ ایک عالم کو ۳۳ کروڑ دیوتاون کا پرستار بنا دیا ہے جتنے جل پرست۔ سورج پرست۔ آتش پرست۔ وام مارگ ناستک۔ ویدانتی۔ شیو لنگ پرست ہین وہ سب وید کے منترون کی برکت سے قائم ہوئے ہین اور ویدون ہی کی سہاتیا سے ان کی زندگی ہے۔ ایسی گمراہ کنندہ کتاب سے روحانی وجسمانی کمالات تلاش کرنا بید سے ثمر ڈہونڈنا ہے۔ ہندو جہالت کے گڑھے تو عمیق مین پڑے تھے کہ آفتاب اسلام ضیا افگن ہوا۔ مسلمانون کی عملداری مین تعلیم پا کر بعض تو شعار اسلام اختیار کر بیٹھے باقی جو اپنی گندی زندگی کو چھوڑنا نہین چاہتے تھے انہون نے منصوبہ بازی سے وید کو توحید کا مخزن اور جامع جمیع کمالات ثابت کرنے کی کوشش شروع کی۔ تا لوگ تعلیم یافتہ ہو کر اس پیر لا یعقل (وید) سے رو گردان نہ ہو جائین لیکن جب اصلیت ہی ندارد ہو۔ تو زبانی گپ شپ سے کیا بن سکتا ہے۔ باوجود اتنی جد وجہد کے کوئی آریہ ویدون کا جاننے والا اور اس کے مطلب کے سمجھنے والا نظر نہین آتا۔ سوامی جی خود ویدون کا ترجمہ مکمل نہ کر سکے۔ باوجودیکہ استعارے اور تشبیہون سے بہت پل باندہے۔ لیکن جھوٹھ کا پل کیونکر بندہ سکتا ہے ویدون سے بت پرستی کا قشقہ ٹلنے کے لئے بہت سے طرح ہاتھہ پاؤن مارے لیکن یہہ پختہ داغ مٹ نہ سکا۔ اس لئے جب ویدون کے لفظی ترجمہ کا ذکر چھڑتا ہے تو آریون کی جان جلتی ہے۔ خیر ماسٹر جی کے لیکچر کی دہوم دہام مجھے کشان کشان لیگئی مین سمجھتا تہا کہ شائد ماسٹر جی ویدکی کوئی خوبی بیان کرین گے لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ ماسٹر جی نے اپنی عادت کے بموجب وہی پدرم سلطان بود کی کہانی شروع کردی اور اثنائے لیکچر مین اسلام پر مندرجہ ذیل وار کئے۔

(۱) سورۂ فاتحہ وید کا ترجمہ ہے۔ (۲) نماز نمس سکار سے بنا ہے (۳) الم اوم سے بنا ہے (۴) آریہ عرب مین جاتے تھے اور وہان ویدون کی اشاعت کرتے تھے۔ اب ان چارون لاؤن کا جواب عرض ہے۔

جب تمام دنیا پر واضح ہو چکا ہے کہ ویدون مین ۳۳ کروڑ دیوتاون کی پرستش کے سوا اور کچھہ نہین اور جو دعائین ویدون مین درج ہین وہ بھی چرواہون کی مانگی ہوئی ہین جنھون نے گیت گا گا کر وید بنا ڈالے۔ اور وہ بھی اندر کو سوم رس کی رشوت دے دے کر۔ تو پھر سورہ فاتحہ ایسی جامع کمالات دعا کا مفہوم ویدون سے تلاش کرنا بادیہائی ہرزہ درائی سے زیادہ کیا وقعت رکھتا ہے اور سورہ فاتحہ کے ایک معنٰی تو تمہارے مسلمات کے خلاف ہین۔ پہر کیا اس پر اعتراض کرنیوالے پاجی ہی تھے۔ ماسٹر جی نے جو وید منتر پیش کیا ہے وہ سراسر اگنی کی تعریف سے لبریز ہے۔ افسوس اس کے کہنے سے

ماسٹر جی کو شرم نہ آئی۔

(۲) (نماز نمسکار سے بنا ہے) بھلے مانس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ نماز اسلامی اصطلاح نہیں ہے۔ مسلمانوں کی مقدس مذہبی زبان عربی ہے اور اسلامی اصطلاح میں عبادت کے لئے لفظ صلوٰۃ مقرر ہے نہ کہ نماز۔ تو اس واقفیت پر لیڈری کا دعوےٰ حیرت کا مقام ہے۔

(۳) (الٓمٓ۔ اوم سے بنا ہے) عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل۔ چھچھوندر کے سر پہ چنبیلی کا تیل۔ اوم کی نسبت تمہاری کتب مقدسہ تو یہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے کے لئے مغنی کی ابتدائی سُر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے تین دیوتا مراد ہیں جن کی تمام ہندو پرستش کرتے ہیں اور الٓمٓ توانا اللہ اعلم کا مخفف ہے۔ پس چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اور مسلمان تو الف لام۔ میم کر کے بولتے ہیں نہ کہ الم۔ نیز قرآن مجید میں تو اس کے سوا اور بھی بہت سے مقطعات ہیں۔ جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ۔ عسٓقٓ۔ الٓمٓرٰ وغیرہ۔ پھر اندریں صورت اگر سرقہ کا اشتباہ ہو سکتا ہے تو آریوں پر۔ جو کہ قلیل البضاعت ہیں۔ سبھلے مانس کوئی قاعدہ تو بتایا ہوتا۔ جس سے سنسکرت الفاظ عربی کا جامہ پہن سکتے ہوں۔ نری بکواس سے کیا حاصل اور سنسکرت تو ژندی سے بنی ہے اور وید وساتیر سے چرائے ہوئے ہیں اور اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ ہند کے آریہ بہلاشے ژندی بزرگوں کی نسل سے ہیں۔ جو پہلے وسط ایشیا میں رہتے تھے۔ بعد میں کچھ تو ہند میں چلے آئے کچھ یوروپ کو چلے گئے۔ کچھ نزدیک ہی ایران میں مسکن گزین ہوئے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ تمام محققین اس پر متفق ہیں اور جو پوتے ویدوں کی قدامت کا ڈھکوسلا آپ نے تراشا ہے۔ اگر بفرض محال اسے مان بھی لیں تو بھی ژندیوں کی قدامت کے سامنے ہیچ ہے اور ان کی قدامت ان کی مذہبی کتابوں سے ثابت ہے۔ لیکن آریوں کے پاس اپنی گپ کی کوئی دلیل نہیں۔

(۴) یہ دعویٰ کہ قدیم ہندو غیر ملکوں میں جا کر تبلیغ دیا کرتے تھے۔ ایسا لغو ہے کہ اس پر بے اختیار ہنسی آتی ہے بھلا جن کی مذہبی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہو کہ کوہ ہمالہ سے آگے دنیا ہی ندارد ہے اور سمندر میں جہاز پر چڑھنے والا پاپی ہوتا ہے۔ ان کا غیر ملکوں میں جانا معلوم۔ اور ویدوں کو تو اپنے گھر میں بھی شائع ہونا نصیب نہیں ہوا بلکہ برہمن اس طرح چھپاتے تھے جس طرح مداری اپنے چیلوں بٹوں کو۔ اپنے سوا کسی اور کو وید پڑھنے نہیں دیتے تھے ان کی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ لوگوں سے اگر کوئی شودر وید پڑھے تو اس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہیئے اور اگر سُنے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلوا کر ڈالدینا چاہیئے بھلا جہاں اپنے گھر میں ایسا بخل ہو وہاں غیروں سے نفرت کا کیا حال ہوگا اور کیا وہ احمق تھے۔ کہ وید مسلمانوں کو دکھا کر جگ ہنسائی کراتے۔ ہاں ایک بات آپ سے بھی رہ گئی ہے آپ کہنا تھا کہ سورۃ بقر تمام ویدوں سے لی گئی ہے۔ کیونکہ ویدوں سے گاؤکشی ثابت ہے۔ قدیم ہندو گائے کی قربانی کرتے اور اس کا گوشت ہوں میں ڈالتے تھے۔ بلکہ مردہ کے ساتھ گائے کا گوشت دفن کرتے تھے اور اسے اس کی نجات کا باعث سمجھتے تھے۔ اس لئے تو سوامی جی نے بھی گائے کی قربانی جائز ٹھہرائی تھی لیکن جب ہندو ناراض ہوئے تو اس سے منکر ہو گئے۔ تاہم نیل گائے کا مارنا اب تک ان کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اُمید ہے کہ ماسٹر صاحب اپنے آئندہ لیکچروں میں اس بات پر بھی روشنی ڈالیں گے اور یوں سارے قرآن کو روانیٔ طبع سے اپنا بنالیں گے۔

خاکسار اللہ دتا احمدی از حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

سعد اللہ لدھیانوی نمبر

عجب شان کبریائی یا دانی ہو جبکہ منحالفون کی کل تحریرات کو ترتیب دیکر ایک ہی مقصد کے مختلف مضامین کو یکجائی طور پر دیکھا جاتا ہے۔ میری نظر کے سامنے اس وقت اس قسم اس کی بہت سی نظیریں ہیں کہ ہمارے متعلق ایک ہی مضمون پر مختلف منخالفون نے قلم اُٹھایا ہے۔ لیکن ان کی طرز استدلال میں زمین آسمان کا فرق ہے سب سے زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے کہ اپنے استدلال کے غلط ثابت ہونے پر ان میں سے کوئی بھی ایسا سعید نہیں دیکھا جس نے فائدہ اُٹھایا ہو نمونہ کے طور پر ایک آیت قطع وتین ہے۔ اگر اس کی بابت منحالفون کی مختلف تحریرات کو جمع کر کے مقابلہ کیا جاوے۔ تو عجیب اختلاف نظر آتا ہے۔

ایک گروہ وہ ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس کا مفہوم کسی زمانہ کے لئے صادق تھا اب نہیں رہا۔ چنانچہ اسی گروہ کے کسی مُلّاں نے ایک رسالہ قطع وتین لکھکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ آیت صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے صادق تھی۔ اب نعوذ باللہ فضول ہے۔ اسی گروہ میں سے دہلی کا ایک مُنہ زور ایڈیٹر اخبار بھی ہے۔ جس نے حضرت صاحب کی مخالفت میں اسی آیت سے اپنی صداقت کا استدلال کرنے کی مخالفت میں یہاں تک لکھدیا کہ یہ استدلال ہی درست نہیں۔ میں نے اس شخص کے لغویات کا جواب اسے مناسب موقع پر خاطرخواہ دیدیا ہے اس وجہ سے اس جگہ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس گروہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا گروہ بھی ہے جس نے حضرت صاحب کی صداقت کی آزمائش کے لئے اس آیت کو ہی پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اپنی اس استدلال کے باوجود کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ ان میں سے پہلا شخص مولوی محمد جعفر تھانیسری متوفی مولف تائید آسمانی تھا اور دوسرا سعد اللہ لدھیانوی۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی مولوی اس قسم کے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں صرف سعد اللہ کی نسبت بحث کرنی ہے۔ جس کی موت کی بابت بدر مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء میں احباب حالات پڑھ چکے ہیں اور جو اس بارہ میں قطع وتین حضرت صاحب کی صداقت کے لئے خود اپنی تصانیف میں پیش کر چکا ہے۔ چنانچہ شہاب ثاقب بر مسیح کاذب" مطبوعہ مطبع نراکاری لدھیانہ کے صفحہ ۲۴ پر وہ لکھتا ہے۔

اخذمیں وقطع وتین است بہر تو۔ بیرونقی سلسلہائے مزدوری۔ اکنون باصلاح شما مشں ابتلاء است۔ اخسر شوی بحشر و بایں دار خاسری۔ اور پھر اس پر حاشیہ اس طرح سے نثر میں چڑھایا ہے" مرزا کے حق میں ہے۔ لو تقول علینا بعض الا قاویل الا یتہ۔ اور اس بیرونقی کی شکایت پردہ میں ہو بھی رہی ہے چنانچہ بعض مُرید کہتے ہیں یہ زمانہ ابتلا ہے بزرگوں پر آیا ہی کرتا ہے" پھر ایک اور شعر لکھتا ہے"

"تو جہاں جائیگا ذلت پائیگا اور ہوگا ابھی ہے انکار کیا"

غرض اس آیت سے استدلال کرنے میں اس شخص کا مسلک دوسروں سے علیحدہ تھا۔ لیکن عبرتناک نظارہ ہے کہ ضد وعناد نے اس کو ذرا موقع نہ دیا۔ کہ سوچتا اور سمجھتا۔ قبولیت وکامیابی کے ہزارہا نشانات اُس نے دیکھے اور کچھ فایدہ نہ اُٹھایا۔

اب نہائیت ہی غور طلب یہ بات ہے کہ اس کی آرزو کیا تھی۔ جو وہ حسرت کے ساتھ اپنے دل میں لے گیا اور ولی اللہ کے مقابلہ کرنے کی وجہ سے نامراد مرا۔ چنانچہ اسے مذکورہ بالا رسالہ میں "مناجات بقاضی الحاجات" کی سرخی سے مفصلہ ذیل اشعار لکھے ہیں۔

جگر گوشہا دادی اے بے نیاز۔ نے چند ازانہا گرفتی تو باز
دل من بہ نعم البدل شاد کن۔ بلطف از غم وغصہ آزاد کن
ز ازواج واولادم اے ذوالمنن۔ بود ہر یکے قرۃ العین من

بفضلت بود حزب اہل تقی ۔ من بندہ آں حزب را پیشوا
براہ تو از صدق پویاں روند ۔ ہمہ باقی صالح من شوند
جگر پارہائے کہ زفتند پیش ۔ زمہجورئے شان دلم ریش ریش الخ
ان مذکورہ بالا الفاظ پر کچھ زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اوس کی آرزو اور دلی جذبات کا اون سے پورا ہونا اندازہ ہوسکتا ہے۔ یہ تحریر ۱۳۰۸ھ کی ہے اِس سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ جس غم و اندوہ کا نقشہ اس نے اس مناجات مین کھینچا ہے اِس کے بعد سولہ برس کی دراز مدت تک کس قدر مناجاتین کی ہون گی ۔لیکن محض اس وجہ سے کہ خدا کے برگزیدہ رسول کی مخالفت اور عناد مین بھی اوس نے کوئی دقیقہ اوٹھا نہیں رکھا ۔سخت سے سخت اور ناپاک سے ناپاک الفاظ جو کوئی شخص استعمال کرسکتا ہے وہ اس ناخداترس نے حضرت علیہ السلام کی شان والا مین استعمال کئے ۔ ”نظم حقانی مسمی بہ اسرار کادیانی“ میں ”اخنس تباہ کار اور خانہ خراب“ جیسے الفاظ بھی استعمال کئے ۔جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ خود تباہ کار اور خانہ خراب ثابت ہوا اور اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کا فتوے اُس کے حق میں آلہی عدالت سے صادر ہوا جس سے باوجود مناجاتون کے بھی وہ بچ نہ سکا اور اپنی تمام آرزون کو نامرادی کے ساتھ دل ہی میں لیگیا۔
میرا ارادہ ہے کہ اس کی تمام تحریرات پر اسی طرح سے ریویو کرکے دکھلا دوں ۔کیا عجب ہے کوئی نیک باطن اس سے عبرت حاصل کرے اگر مجھے موقعہ ملا ۔ تو اس کے پورا کرنے کی انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کرونگا ۔

عبد العزیز احمدی ۔ دہلوی ۔ از گوجرانوالہ

وصیت نمبر ۱

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) مین مسمّی عبد العزیز ولد نبی بخش قوم ککے زئی سکنہ ایمن آباد تحصیل و ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ رجون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون ۔کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مُرید اور پیرو ہون ۔ مین اقرار کرتا ہون ۔کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے ۔تمام و کمال پڑھ لیا ہے ۔

میں اُن ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہون اور الیسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط کا بھی پابند رہون گا ۔جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گی مین اون تمام کا الیسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اون تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے ۔

(۴) اِس وقت سوائے تنخواہ سرکاری کے جو فی الحال مجھے مبلغ معہ ۱۲۷ روپیہ ماہوار ملتے ہین ۔ اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے اِس واسطے میں موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ ۱۲ روپیہ ماہ بماہ دیتا رہون گا

(۵) میں اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر مین کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے ، کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے اور انجمن مذکورہ کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔
غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور رہے ۔مین الیسی جائیداد کی انجمن مذکور کو اطلاع وقتاً فوقتاً دیتا رہون گا ۔

(۶) مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے ۔ اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون اِن اخراجات کی متکفل میری یہہ وصیت کردہ جائیداد جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم یا پنجم مین کیا ہے ۔ہرگز نہین ان اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کرونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کراؤں گا ۔ اور اگر اِن اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ کرسکا اور الیسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہوگی اِن اخراجات کی متکفل ہوگی ۔اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے ۔جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور ضروری جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

(۸) یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہین ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے ۔تو اس صورت مین بھی میری یہہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ۔لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے بلکہ امانت کے طور کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

یہہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثاء کو نہوگا ۔بلکہ مجلس کو ہوگا ۔

الراقم

موصی عبد العزیز ایمن آبادی حال مقیم قادیان ضلع گورداسپور

مورخہ ۸ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

ضیاء اللہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

وصیت ۱۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ محمد علی ولد حافظ فتح الدین قوم ارائین ساکن قادیان ضلع گورداسپور ایڈیٹر و مینیجر ریویو آف ریلیجنز و سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان دارالامان
۱۔ مین بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی رضامندی اور خوشی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس پر عمل ہو۔
۲۔ مین نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع کیا ہے اور ضمیمہ رسالہ مذکور جو حضرت صاحب ممدوح نے ۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین شائع کیا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اللہ تعالیٰ پر اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اللہ تعالیٰ کی پاک کلام اور مقدس وحی قرآن پر صدق دل سے ایمان رکہتا ہون اور ایسا ہی صدق دل سے یہہ ایمان رکہتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدون کے مطابق اس زمانہ مین جو آخری زمانہ ہے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اون کے تمام دعاوی سچے اور منجانب اللہ ہین۔ اور مین خدا تعالیٰ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے بچشم خود بہت سے ایسے نشانات حضرت مسیح موعود کے مشاہدہ کئے ہین۔ جو انسانی طاقت سے بہت بالاتر اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اسلام کی صداقت پر دلائل قاطع ہین رب توفنی مسلما و الحقنی بالصالحین۔ مین یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجہ ہے۔ مین اون تمام ہدایات اور وصایا کا پابند رہونگا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے رسالہ الوصیت یا اس کے ضمیمہ مین شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے یا آئندہ اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے شائع ہون گے یا شائع ہو چکے ہین نیز معاملہ وصیت ہذا مین میرے تمام ورثا بھی ان قواعد و ہدایات مذکورہ بالا کے پابند رہینگے۔

آج کی تاریخ جو ۶ رجن سنہ ۱۹۰۶ء ہے۔ مین یہہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد میری منقولہ یا غیر منقولہ ہو۔ جسکو صدر انجمن احمدیہ یا کوئی کمیٹی انجمن مذکور کے سپرد متروکہ قرار دے۔ ایسے دو حصون پر تقسیم کیا جاوے یعنی ایک وہ جائیداد جو مین نے اس آمدنی سے پیدا کی ہے یا کرون۔ جو صدر انجمن احمدیہ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی مفوضہ کام کے عوض مین مجھے بطور حق الخدمت اس سلسلہ یا انجمن مذکور یا اوس کی کسی شاخ یا کمیٹی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ پس ایسی کل جائیداد کو میری ذاتی جائیداد تصور نکیا جائے بلکہ اسے سلسلہ احمدیہ یا صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد ہی سمجھا جائے اسمین میرے کسی وارث کا کوئی حق نہو گا۔ ہان اگر میری دوسری قسم کی جائیداد سے جس کا ذکر مین آگے کرتا ہون میرا کوئی قرضہ ادا نہو سکے۔ یا تجہیز یا تکفین کے اخراجات ادا نہ ہو سکین یا میری دوسری قسم کی کوئی جائیداد مطلق ثابت نہو تو ایسا قرضہ اور اخراجات مذکورہ بالا میری اس جائیداد قسم اول سے ہی ادا کئے جاوین۔ دوسری قسم جائیداد کی وہ ہوگی۔ جو مجھے کسی اور طرح سے حاصل ہو۔ یا مین نے کسی اور طرح سے پیدا کی ہو۔ اس جائیداد مین سے اول اگر کوئی قرضہ میرے ذمہ ثابت ہو تو وہ ادا کیا جاوے۔ اور ایسا ہی میری تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے جاوین۔ اس کے بعد جو کچھ رہے اس مین سے ایک تہائی انجمن صدر احمدیہ کو دیا جاوے۔ اور دو تہائی حسب حصص شرعی میرے ورثا مین تقسیم کی جاوے۔ اس کل جائیداد کے متعلق جو اول یا قسم ثانی سے صدر انجمن احمدیہ کو میری متروکہ مین سے حسب وصیت ہذا ملے انجمن مذکور کو کامل اختیار ہوگا کہ جسطرح چاہے اس کو تصرف مین لاوے نیز اس وصیت کے مطابق عمل کرنے کے لئے بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو ہی اختیار دیتا ہون یعنی انجمن مذکور ہی اس امر کا فیصلہ کریگی کہ کونسی جائیداد میری کس قسم کی ہے۔ اور اس مین اس کی رائے قطعی ہوگی۔ نہ میرے کسی وارث کی۔ اور ایسا ہی تقسیم حصص بھی انجمن ہی کریگی۔ ہان انجمن ہذا کو اختیار ہوگا کہ اپنی طرف سے ان امور کے تصفیہ کیلئے ایک یا زیادہ اشخاص کو یا کسی کمیٹی کو مقرر کردی اور ایسا ہی میری تجہیز اور تکفین کا انتظام بھی صدر انجمن احمدیہ ہی کریگی اور جہان چاہے دفن کرے اس کا اثر وصیت ہذا کے کسی حصہ پر نہ ہوگا۔ فقط مورخہ ۶ رجن سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔ العبد محمد علی بقلم خود

گواہ شد۔ خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بقلم خود ۶ رجن سنہ ۶ء

وصیت ۱۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ شیخ رحمت اللہ ولد شیخ عبدالکریم صاحب قوم شیخ قانونگوئی ساکن گجرات حال لاہور۔ شملہ کا ہون۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۔ اپریل سنہ ۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون تاکہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح الزمان مہدی دوران کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکہتا ہون اور مرید اور پیرو ہون۔ مین رسالہ الوصیۃ جو حضرت مرزا صاحب ممدوح کی جانب سے ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے پڑھ لیا ہے۔ مین اون تمام ہدایات وضوابط اور قواعد کا پابند رہون گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہین یا آئندہ شائع ہون گے مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔ میری جائیداد انگلش ویر ہوس اینڈ ہال لاہور و شملہ مین ہے اور اراضی جو اینڈ ہال روڈ لاہور پر شیخ محبوب علی مالک ہائی ہوس سے مشترکہ ہے اور جس کا مین بلا شراکت غیری واحد مالک ہون نیز وے خود پیدا کردہ ہے۔ مین آج کی تاریخ اس جائیداد کے سوم حصہ کے متعلق یہہ وصیت کرتا ہون کہ میری جائیداد مذکورۃ الصدر جو اس وقت ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی قیمت کی ہے میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیجاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے۔ یا وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے اور وصیت کردہ جائیداد سے فائدہ اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میری وصیت کردہ جائیداد کی اگر قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ سے تا انتقال مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون۔ تو ایسی ہر جائیداد پیدا کردہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

مین وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین انتقال نہ کرون تو بپابندی قواعد انجمن احمدیہ قادیان میری نعش دارالامان مین پہنچا کر مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

العبد ۔ رحمت اللہ بقلم خود

گواہ شد ۔ نور الدین قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد ۔ محمد علی قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیوں کی خاص توجہ کے قابل - یہہ موقعہ پھر شاید ہی ملے

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہہ وہ لاجواب کتاب ہے جس سے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلایل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید - چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین - اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو - صرف آپ کیخاطر قیمت مین تخفیف ہے -	خریداران بدر سے للعہ غیر خریداروں سے ہے جلد کی ۱۲ زیادہ
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی - اس کے دو سو صفحے ہین - یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین ہے اب موقعہ ہے -	بے جلد مجلد
لغات القرآن ہر دو حصہ	ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو - تصنیف سید عبد الحی عرب کی - پسندیدہ حضرت اقدس	عہ/
باوا نانک کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اُس کی حقیقت	یہہ دونو کتابین نئی اور قابل دید ہین - اور مخالفین پر حجت - ضرور منگا لیجیئے	۲/ ۲/
الاستخلاف - مُصنّفہ اکمل آف گولیکے	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضات کا جوابدیا ہے نہایت مدلّل	۳/
نور الدین - از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸/
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب - مصنفہ حضرت اقدس	حضور کا لاہور والا لیکچر - جس مین دوسرے مذاہب کا ردّ اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین ہے ضرور خریدیے	۲/
الوصیّۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیّت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو -	۲/
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید کتاب ہے -	۸/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اُن سے فایدہ پہونچے - نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم - ١ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین - شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے - اسواسطے مین بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے - معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر ٢ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو اور خوشخو عالم احمدی ہین آپنے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے - قوم وینس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت فرماوین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین - بڑا ہی مبارک ہوگا - وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوۃ مین پیشقدمی کریگا انشاء اللہ

نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہے - دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - منیجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ١٩٠٧ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صرف نسخہ پر فروخت ہوگی و قیمت جلد ۲ الگ لیکن خریداران بدر کو ایک روپیہ رعایت ہوگی -